کے خلاف مقدمہ تو درج کر لیا ہے مگر ابھی تک کوئی مؤثر کارروائی عمل میں نہیں آئی۔ ہم ان سطور کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لے اور قادیانیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کا فوری نوٹس لے۔ ان کے تمام اخبارات و جرائد فوراً ضبط کرے، ضیاء الاسلام پریس سربمہر کرے اور ان تمام ذمہ دار قادیانیوں کو گرفتار کر کے ان کے خلاف ملکی آئین سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلائے۔

صوبہ سرحد میں جمہوریت کا ننگا ناچ

مثل مشہور ہے جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا، مگر صاحبو یہاں معاملہ بالکل الٹ ہے۔ سرحد اسمبلی میں جمہوریت ننگی ناچی اور ساری دنیا نے دیکھی۔ بے نظیر زرداری صاحبہ نے اپنے والد ماجد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صوبائی حکومت کو چلتا کیا، اسمبلیاں معطل کر کے گورنر راج نافذ کر دیا گیا۔ صدر مملکت کی "غیر جانبداری" بھی عریاں ہو کر داد وصول کر رہی ہے۔ اس اقدام سے بہر حال ملک کی وحدت کو نقصان ہی ہوگا اور اس کے ذمہ دار موجودہ حکمران اور سیاست دان ٹھہریں گے۔

انہی صفحات میں ہم بارہا اپنے دل کی بات کہہ چکے ہیں اور مکرر عرض کرتے ہیں کہ یہ اعمال خبیثہ کافرانہ جمہوری نظام کا خاصہ ہیں جمہوریت دنیا کا غیر مستحکم، ناپائیدار اور ناکام ترین نظام ہے۔ اس وقت یہ نظام عالمی سطح پر ہچکیاں لے رہا ہے۔ اور اس کا دم واپسیں ہے۔ جو مسلمان اس کے دام تزویر میں الجھے ہوئے ہیں وہ نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ انہیں اسی جرم کی پاداشت میں دہشت گرد کہا جا رہا ہے۔ ہماری مذہبی جماعتیں اور علماء کرام گزشتہ چالیس برسوں سے جمہوریت کی نوبت بجا رہے ہیں اور نوبت بایں جارسید کہ سوائے ذلت ورسوائی کے ان کے حصے میں کچھ نہ آیا۔ قوم کے اہل بصیرت افراد ملک کے مختلف گوشوں میں فکرمند ہیں اور مستقبل میں دینی قوتوں کے سیاسی کردار پر غور میں مصروف ہیں۔ ہم اپنے سیاست دان علماء کرام کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ وہ اس نازک موقع کو ضائع مت کریں قیادت سنبھالیں اور عالمی کفریہ نظام جمہوریت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اسلامی انقلاب کے قیام کے لئے قوم اب بھی ان کا ساتھ دے گی اور سابقہ جمہوری غلطیوں کو معاف کر دے گی۔

افغان ہائی جیکروں کا قتل

پشاور سکول کے بچوں کی بس ہائی جیک کر کے اسلام آباد پہنچنے والے تین افغان ہائی جیکر کمانڈوز آپریشن میں ہلاک کر دئے گئے۔ حالانکہ اکثر بچے رہا کرائے جا چکے تھے اور باقی آپریشن بھی انہیں ہلاک کئے بغیر مکمل ہو سکتا تھا۔ اس واقعہ نے بہت سے شکوک و شبہات کو جنم دیا ہے۔ اور ملکی و غیر ملکی ذرائع ابلاغ میں اس پر بحث بھی ہو رہی ہے۔ ہائی جیکر کون تھے؟ ان کے کیا مقاصد تھے؟ کیا انہیں پاک افغان تعلقات میں نفرت پیدا کرنے کے لئے سازش کی بھینٹ چڑھایا گیا ہے؟ یہ سوالات ہر ذمہ دار شہری کی زبان پر ہیں۔ کابل میں پاکستان کے خلاف عوامی مظاہرہ اور پشاور میں افغان مہاجرین پر سختیاں اس سازش کا نتیجہ معلوم ہوتی ہیں اور شبہات کو تقویت ملتی ہے۔ علاوہ ازیں آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جنرل ریٹائرڈ حمید گل کی وزیر اعظم سے حالیہ ملاقات اور افغان مجاہدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی درخواست۔ اور وزیر اعظم کو افغانستان کے اصل حالات سے بے خبر رکھنے کا انکشاف بھی ہمارے شکوک کو یقینی بناتا ہے۔ ارباب حکومت اس واقعہ کے اصل حقائق کو چھپا رہے ہیں۔ جس کے اثرات ملکی سیاست پر بہر حال منفی ہوں گے۔